عیدِ سعید سنتِ نبوی ﷺ کے آئینہ میں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَاھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَاھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

محترم حاضرین کرام!

عید الفطر کا چاند نظر آتے ہی جیسے ہمارے شہروں میں بیہودگی کا ایک طوفان امنڈ آتا ہے، وہ مسلمان معاشرے سے ضروری خریداری کرنے کے بجائے اس مبارک رات کو بازار کا رخ کرتے ہیں، گویا رمضان المبارک ختم ہوتے ہی ہم اپنا دین اور دنیا دونوں تباہ کرنے کے لئے کمر کس لیتے ہیں، شیطان جو ایک ماہ کی قید کاٹ کر آزاد ہوتا ہے وہ بھی خوب خوب اپنا بدلہ چکاتا ہے۔

آغازِ عیدین، احادیث کی روشنی میں

اسلام سے قبل دور جاہلیت میں اہل مدینہ دو تہوار مناتے تھے جو جاہل مزاج وتصورات اور جاہلی روایات کے آئینہ دار ہوتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان قدیمی تہواروں کو ختم کر کے ان کی جگہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو تہوار اس امت کے لئے مقرر فرما دیئے جو اس کے مزاج اور اصول حیات کے عین مطابق اور اس کی تاریخ و روایات اور عقائد وتصورات کے پوری طرح آئینہ دار ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اہل مدینہ جن کی کافی تعداد پہلے ہی سے اسلام قبول کر چکی تھی وہ تہوار منایا کرتے تھے اور ان میں کھیل تماشہ کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ یہ دن جو تم مناتے ہو ان کی کیا حقیقت اور کیا حیثیت ہے؟ یعنی تمہارے ان تہواروں کی کیا اصلیت اور تاریخ ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم جاہلیت میں یعنی اسلام سے پہلے یہ تہوار اس طرح منایا کرتے تھے، بس وہی رواج ہے جو اب تک چل رہا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو تہواروں کے بدلہ ان سے بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر کر دیئے ہیں اب یہی تہوار قومی اور مذہبی تہوار ہیں، یوم عید الاضحیٰ اور یوم عید الفطر۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی اور اس سے پہلے یا بعد (یعنی نماز عید کے اول و آخر) آپ نے کوئی نفل نماز نہیں پڑھی۔

چند اہم آداب

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معمول یہ تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز کے لئے کچھ کھا کر تشریف لے جاتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز پڑھنے تک کچھ نہیں کھاتے تھے۔

صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ بھی مراد ہے کہ عید الفطر کے دن نماز کو تشریف لے جانے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند کھجور تناول فرماتے تھے اور طاق عدد تناول فرماتے تھے۔

عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد کھانے کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ اس دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت منہ میں جائے، جو ایک طرح سے اللہ کی طرف سے ضیافت ہے۔ اور عید الفطر میں صبح سویرے نماز سے پہلے ہی کچھ کھالینا غالباً اس لئے ہوتا تھا کہ جس اللہ کے حکم سے رمضان کے پورے مہینہ دن میں کھانا پینا بالکل بند رہا تو آج جب اس کی طرف سے دن میں کھانے پینے کی اجازت ملی اور اس کی رضا اور اس کی خوشنودی معلوم ہوئی تو طالب محتاج بندہ کی طرح صبح ہی اس کی نعمتوں سے لذت اندوز ہونے لگے، بندگی کا مقام یہی ہے۔

عیدین کی ابتداء کیسے ہوئی؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اہل مدینہ (جن کی تعداد پہلے ہی سے اسلام قبول کر چکی تھی) وہ تہوار منایا کرتے تھے اور ان میں کھیل تماشے کیا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ دو دن جو تم مناتے ہو ان کی کیا حقیقت اور حیثیت ہے؟

انہوں نے عرض کیا ہم زمانہ جاہلیت میں یعنی اسلام سے پہلے یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو تہواروں کے بدلہ ان سے بہتر دو دن تمہارے لئے مقرر کر دیئے ہیں۔ یوم عید الاضحیٰ اور یوم عید الفطر۔

عیدی اور انعام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک جامع اور طویل حدیث شریف کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام گلیوں اور راستوں کے سروں پر کھڑا کر دیتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے، پکارتے ہیں کہ اے محمد ﷺ کی امت! اس کریم رب کی (درگاہ) کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے، اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے، پھر جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے مالک! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے۔ تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان اور روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی، اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو، میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم! آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا، اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا، میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا (اور ان کو چھپاتا رہوں گا) میری عزت وجلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور ذلیل نہ

کروں گا، بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس وہ فرشتے اس اجر وثواب کو دیکھ کر جو اس امت کو افطار کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں۔

عیدین اور حضور ﷺ کا طرز عمل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے تھے، سب سے پہلے آپ نماز پڑھاتے تھے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف رخ کر کے خطبہ کے لئے کھڑے ہوتے تھے اور لوگ بدستور صفوں میں بیٹھے رہتے تھے، پھر آپ ﷺ ان کو خطبہ اور وعظ ونصیحت فرماتے تھے اور احکام دیتے تھے۔ اور اگر آپ ﷺ کا ارادہ کوئی لشکر یا دستہ تیار کر کے کسی طرف روانہ کرنے کا ہوتا تو آپ (عیدین کی نماز وخطبہ کے بعد) اس کو بھی روانہ فرماتے تھے، یا کسی خاص چیز کے بارے میں آپ کو کوئی حکم دینا ہوتا تھا تو اسی موقع پر وہ بھی دیتے تھے، پھر (ان ساری مہمات سے فارغ ہو کر) آپ ﷺ عید گاہ سے واپس ہوتے تھے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک یا دو دفعہ ہی نہیں بلکہ بہت سی مرتبہ پڑھی ہے، ہمیشہ بغیر اذان واقامت کے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر کے دن دو رکعت نماز پڑھی اور اس سے پہلے یا بعد آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

عیدالفطر کے مسنون اعمال

عیدالفطر کے دن تیرہ کام مسنون ہیں۔ (۱) شرعی حدود میں رہتے ہوئے اپنی آرائش کرنا۔ (۲) غسل کرنا۔ (۳) مسواک کرنا۔ (۴) اپنے کپڑوں میں سب سے عمدہ لباس پہننا۔ (۵) خوشبو لگانا۔ (۶) صبح کو بہت جلد اٹھنا۔ (۷) عیدگاہ جلد از جلد پہنچنا۔ (۸) عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز مثلاً کھجور وغیرہ کھانا۔ (۹) عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینا۔ (۱۰) نماز عیدگاہ میں ادا کرنا (یعنی بلا عذر مسجد میں نہ پڑھنا۔ (۱۱) عیدگاہ جانے اور آنے کیلئے راستہ تبدیل کرنا۔ (۱۲) اگر زیادہ دور نہ ہو تو پیدل جانا۔ (۱۳) عیدگاہ جاتے ہوئے راستہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ آہستہ آواز سے پڑھنا۔

عید کے دن اعمال حسنہ

چونکہ عید کا دن خوشیوں اور مسرتوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور ہر مسلمان اس دن خوش ہوتا ہے تو ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی ان خوشیوں میں ان سرفروشان اسلام کے اہل وعیال کو یاد رکھے جو غلبۂ اسلام کیلئے اپنی جانوں کی قربانیاں دے گئے۔ شہدائے اسلام کے علاوہ وہ سینکڑوں مسلمان جو پنجروں اور سلاخوں کے پیچھے اللہ کی مدد کے منتظر ہیں، ان کے اہل خانہ کو بھی اپنی عید کی خوشیوں میں شامل کر لیجئے، یا وہ مجاہدین جو مختلف محاذوں پر کفر کے خلاف برسرپیکار ہیں، انکے اہل خانہ کو بھی خصوصی توجہ دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستہ میں نکلنے والے مجاہد کو سامان فراہم کیا تو اس نے بھی جہاد کیا، اور جس نے مجاہد کے گھر والوں کو بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال کی اس نے بھی جہاد کیا۔

ایک اور جگہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ کے راستہ میں نکلنے والی کسی مجاہد کے گھر والوں کی اتنی کفالت کی اور اتنی ذمہ داری اٹھائی کہ وہ دوسرے لوگوں سے مستغنی ہوگئے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے فرمائے گا کہ خوش آمدید اس خوشی کے لئے جس نے مجھے کھلایا پلایا، مجھ سے محبت کی اور مجھے عطا کیا، اے میرے فرشتو! گواہ رہنا کہ میں نے اس شخص کے لئے اپنا سارا اعزاز وکرم لازم کردیا ہے، پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا وہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام دیکھ کر اس پر رشک کرے گا۔

اس کے علاوہ مسلمانوں کی رہائی کے لئے بھی اللہ کے نبی ﷺ نے بہت زور دیا ہے۔ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا جس نے دشمنوں کے ہاتھ سے کسی مسلمان قیدی کو فدیہ دے کر چھڑایا تو میں محمد ﷺ ہی وہ قیدی ہوں۔

یعنی کسی مسلمان قیدی کو چھڑانا گویا رسول اللہ ﷺ چھڑانے جیسا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ قیدی کی رہائی کے لئے کوشش کرنا اتنا بڑا عمل ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین!

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

☆☆☆